از عدالتِ عظمیٰ

ایگزیکٹو انجینئر، جل نگم سینٹرل اسٹورز ڈویژن، یو۔پی۔

بنام

سریشانند جوئل المعروف موسیٰ رام (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے و دیگران

تاریخ فیصلہ: 14 مارچ، 1997

[کے راما سوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس صاحبان]

حصول اراضی کا قانون، 1894:

دفعات 4(1)، 5A اور 6(1)- حصول اراضی- مئی 1986 میں شائع ہونے والی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹس- عذرات سننے اور دفعہ 6(1) کے تحت اعلامیے کی اشاعت کے بعد، دسمبر 1988 میں ایوارڈ منظور کیا گیا اور قبضہ کر لیا گیا- 19.8.1989 پر دائر تحریری درخواست جس کی اجازت عدالت عالیہ نے 31.8.1995 پر دی ہے- قرار پایا کہ محض یہ حقیقت کہ زیر التواء قانونی چارہ جوئی کی وجہ سے کوئی تعمیر نہیں کی گئی تھی، یہ کہنے کی کوئی بنیاد نہیں ہے کہ دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کو قانون کی کسی غلطی سے خراب کیا گیا تھا- زمین کی قیمت میں یکساں اضافہ کوئی بنیاد نہیں ہے- عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن اور دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کو بحال کر دیا جاتا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2223، سال 1997۔

الہ آباد عدالت عالیہ میں C.M.W.P نمبر 3354، سال 1988 کے 31.8.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے آر بی مشرا اور کے مشرا

جواب دہندگان کے لیے شریش کمار مشرا کے لیے نریش کے شرما۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

تاخیر معاف کر دی گئی۔

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکلاء کو سنا ہیں۔

حصول اراضی کے قانون کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن (مختصر طور پر 'ایکٹ') 7 مئی 1986 کو شائع کیا گیا تھا۔ دفعہ A5 کے تحت نوٹس جاری کیا گیا اور 17 دسمبر 1986 کو دائر کیے گئے عذراتات کو مناسب غور و فکر کے بعد مسترد کر دیا گیا۔ دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ 25 اگست 1987 کو شائع کیا گیا تھا۔ تفتیش کے بعد یہ ایوارڈ 17 دسمبر 1988 کو دیا گیا۔ علامتی قبضہ مذکورہ تاریخ کو لیا گیا تھا۔ مدعا علیہان نے 19 اگست 1989 کو رٹ پٹیشن دائر کی۔ عدالت عالیہ نے ڈبلیو پی نمبر 3354/1988 میں 31 اگست 1995 کے متنازعہ فیصلے کے ذریعے رٹ پٹیشن کی اجازت دی۔ سوال یہ ہے کہ: کیا حصول اراضی کے افسر کے ذریعہ اپنائے گئے طریقہ کار کو عدالتِ عالیہ کی طرف سے مداخلت کی ضمانت دینے والے ریکارڈ کے سامنے ظاہر ہونے والی کسی غلطی سے ذائل کیا گیا تھا؟ مدعا علیہان کے وکیل شری نریش کمار شرما کا کہنا ہے کہ مدعا علیہان / کرایہ دار کو دفعہ 5A کے تحت تحقیقات کا کوئی موقع نہیں دیا گیا ہے۔ زمین روزی روٹی کا واحد ذریعہ ہے اور اسکیم عارضی تھی۔ وقت کے طویل وقفے کے پیش نظر ایکٹ کی دفعہ 4(1) کے تحت حصول کا مقصد اب باقی نہیں رہا۔ اس لیے اس سے کوئی مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ جواب دہندگان کی طرف سے عدالت عالیہ میں دائر جوابی بیان حلفی سے پتہ چلتا ہے کہ حصول اراضی کے قواعد کے قاعدہ 30 کے تحت نوٹس کے مطابق، جواب دہندگان نے عذراتات دائر کیے تھے اور اس میں درج ذیل بیان کیا گیا ہے:

"متعلقہ کسانوں کو حصول اراضی کے قانون اور قاعدہ 30 کے تحت دفعہ 5A کے تحت نوٹس جاری کیے گئے تھے جس میں 2.9.1986 پر عذرات اٹھانے کے لیے 30 دن کا وقت دیا گیا تھا، متعلقہ کسان شری موسی عالیہ سوشانندا نے عذرات کیا جسے ریکارڈ پر لیا گیا تھا۔"

ظاہر ہے، تمام عذراتات پر غور کرنے اور ان کو مسترد کرنے کے بعد، دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ شائع کیا گیا۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے، یہ ایوارڈ بنایا گیا تھا اور علامتی قبضہ 17 دسمبر 1988 کو لیا گیا تھا۔ ان حالات میں، زمین تمام رکاوٹوں سے پاک ریاست کے پاس تھی۔ کارروائی حتمی ہونے کے بعد 19 مئی 1989 کو رٹ پٹیشن دائر کی گئی۔ محض یہ حقیقت کہ وقت گزرنے کی وجہ سے رٹ پٹیشن دائر کرنے کے بعد کوئی کارروائی نہیں کی گئی، مداخلت کی بنیاد نہیں دیتی۔ مزید حقیقت یہ ہے کہ افسران کے لیے کوارٹر کہیں اور تعمیر کر کے عوامی مقصد کی تکمیل ہوئی ہو گی، اس میں کوئی کسر نہیں

ہے۔ محض یہ حقیقت کہ زیر التواء قانونی چارہ جوئی کی وجہ سے کوئی تعمیر نہیں کی گئی تھی، یہ کہنے کی کوئی بنیاد نہیں ہے کہ دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کو قانون کی کسی غلطی سے خراب کیا گیا تھا؛ یکساں طور پر، زمینوں کی قیمتوں میں اضافہ کوئی بنیاد نہیں ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ عدالت عالیہ کا فیصلہ خارج کر دیا گیا ہے۔ دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن اور ایکٹ کی دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ بحال کر دیا گیا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔